بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر اے ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۸ | بدھ ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۲۰ احسان ۱۳۶۳ھش ۲۰ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ احسان/جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"متلی کی شکایت ہے اور کمزوری بھی بہت ہے۔"

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

سب سے بڑا غم یہ ہونا چاہیئے کہ ہم میں تقویٰ ہے یا نہیں

جو لوگ خطراتِ نفس کو سوچے بغیر ایمان لاتے ہیں وہ ہدایت پانے والے ہیں

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں

"اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے۔ اُن کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی اُن کی نشوونما ہے اسی لئے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ نکالنے کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ اُن کا جائز استعمال اور تزکیۂ نفس کرایا۔ جیسے فرمایا۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا۔ مُتقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے پھر اُسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطراتِ نفس بلا سوچے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخرکار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزلِ مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔

سو ہماری جماعت یہ غم کل دُنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ اُن میں تقویٰ ہے یا نہیں۔

اہلِ تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اُس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اُس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ جگر میں خرابی کی وجہ سے ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں۔ اب علاج کروانے کی غرض سے کراچی تشریف لے گئی ہیں احباب کرام کی خدمت میں اس مخلص خادمہ دین اور نافع الناس وجود کی صحت یابی کے لئے رمضان کے آخری عشرے میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

گیمبیا کا سالانہ جلسہ

گیمبیا سے انچارج مربی مکرم داؤد احمد صاحب حنیف بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ

الحمدللہ! گیمبیا کا نواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں ۶۰۱ افراد نے شرکت کی۔

الحاج مکرم SOMPO GEESAY نے جماعت کی خدمات کو بھرپور خراجِ تحسین ادا کیا۔ سینی گال اور گنی بساؤ سے بھی نمائندگان نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

فطرانہ و عید فنڈ

احباب جماعت فطرانہ پانچ روپے فی کس اور عید فنڈ حسب حیثیت ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۲۰ احسان ۱۳۶۳ ہش

لیلۃ القدر کے ساتھ وابستہ ایک اہم اور بنیادی سبق

آجکل ہم آخری عشرۂ رمضان کے انتہائی بابرکت ایام میں سے گزر رہے ہیں۔ اس عشرہ میں مومنوں کا وہ مجاہدہ جس کا وہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے پر آغاز کرتے ہیں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچتا ہے اور انہیں اس کے عظیم الشان ثمرات سے متمتع کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اس عشرہ کی عظیم الشان برکات میں سے ایک لیلۃ القدر کا میسر آنا بھی ہے۔ یہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر اور افضل رات اُن مومنوں کو ہی میسر آتی ہے جو پہلے سے اعمال صالحہ بجا لا کر اور پھر رمضان کے مجاہدہ کو اس کے کمال تک پہنچا کر اس رات کی عظیم الشان برکتوں سے متمتع ہونے کا استحقاق حاصل کر لیتے ہیں۔

لیلۃ القدر کی عظمت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ وہ رات ہے جس میں فرشتے اور جبرائیل اپنے رب کے حکم سے ہر ایک اہم امر کا فیصلہ کرنے کے لئے زمین پر اُترتے ہیں۔ اسے اللہ تعالیٰ نے سلامتی کی رات قرار دیا ہے جو صبح کے نمودار ہونے تک قائم رہتی ہے۔ اس رات کی برکات سے متمتع ہونے کا جو مومن استحقاق حاصل کر لیتے ہیں وہ اس میں جو دعائیں مانگتے ہیں بشرطیکہ وہ قانونِ قدرت اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر خاص کے برخلاف نہ ہوں بپایۂ قبولیت جگہ پاتی ہیں اور ان کی ہستی میں انقلابِ عظیم برپا کرنے اور انہیں تعالیٰ الٰہی کی عظیم الشان نعمت سے سرفراز کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ الغرض لیلۃ القدر بہت ہی عظمتوں والی رات ہوتی ہے۔ ہر چند کہ یہ آخری عشرہ رمضان کی راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے لیکن اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اسے مخفی رکھا ہے اور اس امر کی تعیین نہیں فرمائی ہے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

ان عظیم الشان برکتوں کے علاوہ جن کا ذکر قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں آتا ہے۔ لیلۃ القدر کے ساتھ ایک ضمنی سبق بھی وابستہ ہے۔ وہ اگرچہ ہے تو ایک ضمنی سبق ہی لیکن ہے بنیادی اہمیت کا حامل حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا علیحدہ طور پر بہت تاکیدی رنگ میں ذکر کیا ہے وہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے یہ ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (الانفال آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ تم دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور صبر و تحمل کو اپنا شعار بناؤ۔ اللہ یقیناً صبر و تحمل سے کام لینے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ وہ سبق یہ ہے کہ مومنوں کو باہم لڑنا جھگڑنا نہیں چاہیئے بلکہ باہم محبت و پیار سے بھائی بھائی بن کر رہنا چاہیئے اور باہم صلح صفائی اور اخوت کی فضا کو برقرار رکھنا چاہیئے اور اگر اختلاف اور تنازعہ کی صورت پیدا ہونے لگے تو صبر و تحمل اور درگزر سے کام لینا چاہیئے ورنہ ان کی طاقت جاتی رہے گی اور وہ کمزور ہو کر رہ جائیں گے۔ اس اہم اور بنیادی سبق کا لیلۃ القدر سے اس لئے تعلق ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپؐ نے دیکھا کہ دو شخص آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر کے وقت کا علم دیا گیا تھا لیکن ان دو آدمیوں کے باہم جھگڑنے کی وجہ سے میں اسے بھول گیا۔ سو گویا لیلۃ القدر کے وقت کے بارے میں علم سے قیامت تک آپؐ کی امت کو جو فائدہ پہنچنا تھا دو آدمیوں کے باہم جھگڑنے کی وجہ سے وہ اس سے محروم ہو گئی الغرض لیلۃ القدر کے ساتھ یہ ضمنی لیکن نہایت درجہ اہم اور بنیادی سبق بھی وابستہ ہے کہ مومنوں کو باہم لڑائی جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کا باہم لڑنا جھگڑنا بہت عظیم نقصان پر منتج ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ چنانچہ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ لیلۃ القدر سے وابستہ اس نہایت اہم اور بنیادی سبق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"روزوں کی فضیلت کے بارہ میں ایک اور بات بھی ہے کہ اس ماہ (یعنی ماہ رمضان) کے آخری عشرہ میں ایک شب ہوتی ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ وہ اس عشرہ کے وتر دنوں میں خصوصاً ہوتی ہے۔ یہ رات بڑی برکت والی ہے۔ مومنوں کو چاہیئے کہ ان ایام میں اس شب کو تلاش کریں اور اس میں برکت حاصل کریں۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لئے دعائیں کرو اور اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ تم لوگوں نے عہد کیا ہے کہ تم خدا کے نام کو پھیلاؤ گے مگر اس کے رستہ میں بعض روکیں ہیں اور افسوس ہے کہ ان میں سے بعض خود تمہاری پیدا کردہ ہیں۔ مثلاً آپس کا لڑائی جھگڑا ابھی بہت بڑی روک ہے۔ آپس کے جھگڑے کو لیلۃ القدر سے ایک تعلق ہے اور وہ یہ کہ اس کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا وقت بھول گیا۔ چنانچہ آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپؐ نے دیکھا کہ دو شخص آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے لیلۃ القدر کے وقت کے متعلق علم دیا تھا مگر تمہارا جھگڑا دیکھ کر میں بھول گیا۔ پس لیلۃ القدر کے علم سے جو فائدہ امت محمدیہ کو ہونا تھا اس سے تمام امت دو شخصوں کے جھگڑنے کے باعث محروم ہو گئی۔

یہ وہ رات ہے کہ اس میں جو نیک دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ لیکن خدا سے کچھ لینے کیلئے قربانی کی ضرورت ہے اور وہ قوم کہاں قربانی کر سکتی ہے جو ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہو۔ تم میں سے بعض لڑتے ہیں اور اس لڑائی سے جماعتی اور ملی فوائد کو ذاتی فوائد یا جھگڑے پر قربان کر دیتے ہیں۔ مگر ایسے لوگوں کو معلوم نہیں کہ ذاتی عزت بھی جماعت ہی کی عزت سے ہوتی ہے اور اگر جماعت کی عزت نہ رہے تو اس کے افراد بھی ذلیل ہو جائیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۲۲ء)

الغرض لیلۃ القدر کے ساتھ اس کی عظیم روحانی برکات کے علاوہ یہ انتہائی اہم اور بنیادی سبق بھی وابستہ ہے کہ باہمی مناقشات سے مجتنب رہے اور اتحاد و اتفاق کو فروغ دیئے بغیر خدائی افضال و انعامات کا مورد بننا ممکن نہیں ہے۔ جو لوگ یہ سبق سیکھ لیں اور اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ پھر ان کے لئے برکتیں ہی برکتیں ہیں اور ان کے لئے ہر رات ہی لیلۃ القدر بن سکتی ہے۔

---

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست جماعتیں خود بنائیں

امسال ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کے بیرون ملک تشریف فرما ہونے کے باعث ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست بسلسلہ چندہ تحریک جدید قدرے جلدی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ مرکز میں رقوم بروقت پہنچنے کے انتظار میں اگر اس فہرست کی تیاری منحصر رہی تو کئی افراد کے ناموں کے رہ جانے کا خدشہ ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ ہر جماعت ۲۷ جون ۱۹۸۴ء تک کی وصولیوں پر مشتمل فہرست خود تیار کرے اور ۲۸ جون بروز جمعرات دفتر ہذا میں پہنچا دے۔ تاکہ تحریک جدید کا چندہ سو فیصد ادا کر دینے والے مخلصین کے لئے اسی روز حضور انور کی خدمت میں بھجوا دی جائے۔

ذیلی تنظیموں سے اس کار خیر میں تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف کی برکات

محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد ــــ ربوہ

ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما (احزاب ع ۵)

مجھ پر درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

۱۔ درود

جیسا کہ قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا:۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ لفظ "درود" بھی درد سے نکلا ہے یعنی نہایت درد سوز وگداز اور رقت سے خدا کے حضور التجا کرنا کہ اے مولا! تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا کر۔" (الحکم ۷ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۴ کالم ۲)

۲۔ درود کی حقیقت

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"درود دراصل اس احسان کا اقرار ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم پر کیا اور احسان کا اقرار انسان کے لیے ازحد ضروری ہے۔ کبھی کسی شخص کے اعمال میں پاکیزگی نہیں پیدا ہو سکتی جب تک وہ اپنے احسان کرنے والے کا احسان مند نہیں ہوتا۔"

(الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۸ کالم ۱)

اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مومنوں کو "صلوا علیہ و سلموا تسلیما" فرما کر درود شریف کی تاکید فرمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی درود شریف کی برکات کا یوں اظہار فرمایا:۔

"من صلی علیّ صلوٰۃً واحدۃً صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات۔"

(نسائی ۴ مشکوٰۃ صفحہ ۸۶)

کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ اور اس کی دس خطائیں نظر انداز کر کے اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے۔

۳۔ درود کی غرض

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"درود شریف کیا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے۔ جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۷ کالم ۲)

اور فرمایا:۔

"جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لیے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخصِ مدعو لہٗ پر ہوتا ہے وہی فیض اس پر ہو جاتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴-۲۵)

اسی لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیمؑ! "انا کو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دوں گا۔" (پیدائش ۱۲/۱۳)

(۴) درود شریف حصول استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ازدیاد اور تجدید کے لیے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لیے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ ..... درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لیے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیتِ دعا کے یہ تین ہی ذریعے ہیں:۔

اوّل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ دوم یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ سوم موہبت الٰہی۔"

(ریویو اردو جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۴، ۱۵)

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۳)

ایسا ہی سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"درود سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جو شخص درود شریف کثرت سے پڑھتا ہے اس کی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں ..... درود پڑھنے والے شخص کے متعلق جب خدا دیکھتا ہے کہ اس نے اس کے پیارے کے لیے دعا کی تو کہتا ہے تو نے میرے پیارے کے لیے دعا کی ہے۔ آ۔ میں تیری دعا بھی قبول کرتا ہوں۔"

(الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۹ کالم ۱)

۵۔ درود کا ایک عظیم فائدہ زیارت نبویؐ ہے

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"۱۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مناسبت وپیروی ومحبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے۔"

(اخبار بدر ۳ جون ۱۹۰۹ء)

۲۔ نماز والے درود کی بابت فرمایا:۔

"اگر گیارہ سو دفعہ روز درود مقرر کریں یا سات سو دفعہ درود مقرر کریں تو بہتر ہے ..... یہی (نماز والا) درود شریف پڑھیں۔ اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامتِ دین کے لیے بہت مؤثر ہے اور بعد نماز صبح کم سے کم سو مرتبہ استغفار دلی تضرع سے پڑھنا چاہیئے۔"

(مکتوبات جلد پنجم نمبر ۳ صفحہ ۶)

۶۔ درود شریف حلِ مشکلات کی کنجی ہے

حضرت شاہزادہ حاجی عبدالمجید صاحب لدھیانوی مربی سلسلہ ایران کو حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے فرمایا:۔

"مشکلات کے وقت بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کر کے ۲۰۰، ۱۰۰ دفعہ یا اس سے کم وبیش استغفار اور ایسا ہی ۱۰۰ یا ۲۰۰ دفعہ یا کم وبیش درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ حاجتوں کو نہیں اٹکاوے گا۔"

(محامد خاتم النبیین صفحہ ۲۵۱)

۷۔ درود شریف سے جسمانی بیماریوں سے حفاظت اور شفا ملتی ہے۔

جن دنوں پنجاب میں طاعون کا بہت زور تھا۔ حضور نے فرمایا کہ:۔

۱۔ "جو شخص روزانہ نماز تہجد کے بعد کامل ایک گھنٹہ درود شریف پڑھے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحم کے ساتھ طاعون سے محفوظ رکھے گا۔"

(محامد خاتم النبیین صفحہ ۲۴۹)

۲۔ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے علاقہ میں آج کل وباء ہے اس سے محفوظ رہنے کے لیے کیا کیا جائے؟ حضور نے فرمایا کہ:۔ "درود شریف پڑھا کرو۔" اس نے عرض کیا کہ درود شریف پڑھنے سے وباء پر کیا اثر پڑے گا؟ فرمایا۔ "درود شریف کے پڑھتے وقت جو سانس نکلتا ہے اس سے وبائی کیڑے مر جاتے ہیں۔"

(محامد خاتم النبیین صفحہ ۲۵۰)

۸۔ تہجد نہ پڑھ سکنے کی تلافی

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے فرمایا:۔

"اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو کر وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے تو وہ اٹھ کر استغفار۔ درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۸۲ تا صفحہ ۱۸۳)

۹۔ درود شریف کے چار مزید فوائد

حضرت مولانا نورالدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والا قادر اور توانا ہستی ہے کہ سب کے سب انبیاء رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اس کے محتاج ہیں۔

۲۔ خدا تعالیٰ کا کمال غنا ظاہر ہوگا کہ سارا جہان اس سے سوال کرتا رہے مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے اور جتنا دیتا ہے اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینے کے لیے اس کے پاس موجود ہے۔ ۳۔ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا کہ وہ خدا کا محتاج ہے اور ہر آن میں محتاج ہے خدائی کے مرتبہ پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچے گا بلکہ عبد کا عبد ہی ہے اور عبد ہی رہے گا اور خدا تعالیٰ کا فیضان ان پر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔

۴۔ درود شریف کے پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا۔"

(الحکم جلد ۱۲ صفحہ ۴ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ کالم ۱)

۱۰۔ درود شریف آنحضرتؐ کی افضلیت کا زبردست ثبوت ہے

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "کوئی نبی یا رسول کہلانے سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہو سکتا..... تمام مذہبوں کا مشترک مسئلہ دعا ہے۔ تیرہ سو برس سے اللھم صل علی محمد کی دعا ہو رہی ہے جو کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی پس ان کے مدارج میں کس قدر ترقی ہوئی ہوگی؟"

(اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۲۱۶ ۲۲ اپریل ۱۹۰۹ء صفحہ ۵ کالم ۱)

۲۔ دنیا میں جس قدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے اور ہر وقت پہنچتا ہے۔ کیونکہ زمین گول ہے اگر ایک جگہ فجر ہے تو دوسری جگہ عشاء ہے۔ ایک جگہ عشاء ہے تو دوسری جگہ شام ہے ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا ہوگا۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب پہنچتا رہتا ہے..... اب تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے مسلمان شروع ہوئے اور جب تک رہیں گے ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ اعمال میں بھی ہونی چاہئیں اس لیے ماننا پڑے گا کہ وہ دنیا کی کل مخلوقات کا سردار ہے۔ کیونکہ اس کے اعمال تمام دنیا سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو کوئی مسلمان نیکی کرے گا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ اعمال میں ضرور لکھی جائے گی۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام رسولوں نبیوں اور اولیاء کا بھی سردار ہے۔ کیونکہ دنیا میں جس قدر رسول گزرے ہیں انکی امتیں ان کے لیے دعائیں نہیں کرتیں۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان کی امت دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونے کا یہ ایک ثبوت ہے۔"

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۱۲۔ درود شریف کے الفاظ "کما صلیت" میں آنحضرت کو سب سے بڑھ کر انعامات ملنے کی دعا ہے

درود شریف کی ایک اور عظیم الشان برکت کا ذکر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ کے الفاظ میں ملاحظہ فرماویں:۔

"اور جب ہم درود پڑھتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان نہیں کر رہے ہوتے۔ بلکہ اپنے لیے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی ترقی کی دعا ہے..... کہ وہ رحمتیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوئیں۔ ان جس طرح انکو مانگنے سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل کی جائیں۔ یعنی جس طرح ان کو مانگنے سے بڑھ کر دیا گیا اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ مانگا اس سے بڑھ کر دیا جائے۔"

(الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء صفحہ ۸ کالم ۲)

بالآخر خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو درود شریف دلی محبت سے پڑھنے کی توفیق دے اور درود کے اندر مذکورہ تمام دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہمیں ان کی برکتوں سے متمتع فرماوے آمین ثم آمین۔

یارب صل علی نبیک دائماً
فی ھذہ الدنیا وبعث ثانی

پیارے اطفال بھائیو

- کیا آپ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔
- کیا آپ نے اس ماہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھ دیا ہے۔
- کیا آپ سر پر ٹوپی پہنتے ہیں۔
- کیا آپ اپنے کسی بھائی سے ناراض تو نہیں ہیں۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہم تو صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ میں مالدار ہو جاؤں گا مجھے فلاں عہدہ مل جاوے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت ایسی ہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات۔ بلائیں، بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں۔ مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیئے موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے۔ اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا؟ غریبی میں بھی مرنا ہے۔ بادشاہی میں بھی مرنا ہے۔ اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

"من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔"

اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت۔ علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔

ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے معمولی کام کرتے مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آخر کار خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہو جاتا ہے۔

اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ بلکہ اسے ایک امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے کہ واصنع الفلک اور پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آج کل تو یہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں۔ دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے۔

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں ..... تم کو بہت کچھ سننا پڑے گا اور لوگ کیا کیا باتیں بنائیں گے کہ تم نے ایک مجذوم کافر۔ دجّال وغیرہ کی بیعت کی۔ ایسا کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں اس لئے چاہیئے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو ہرگز قبول نہ کریں گے تم بھی ان سے منہ پھیر لو۔

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار۔ توبہ۔ دینی علوم کی واقفیت۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو۔ اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق اللہ کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۱-۳۰۳)

نماز باجماعت اور انصار اللہ

انصار اللہ سے خصوصی خطاب کی وجہ:

سیدنا حضرت فضل عمر کا یہ ارشاد انصار اللہ سے خصوصی خطاب کا باعث ہوا ہے فرمایا:۔

"جب احمدیت کی غرض یہی ہے کہ بندے اور خدا کا تعلق درست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایسے حصہ میں جس قدر احساس ایک مومن کو ہونا چاہیئے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔"

(الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۴۳ء)

ارشاد باری تعالیٰ:

"حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝" (سورۃ البقرہ: ۲۴۳)

(ترجمہ:) تم تمام نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کا پورا پورا خیال رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔"

انصار اپنی عمر کے اعتبار سے نہ صرف خود بلکہ اپنے ماحول میں بھی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

نماز ان حقوق اللہ میں سے ہے جس کا محاسبہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہوگا جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"انّ اوّل ما یحاسب به العبدُ الصّلوٰة"

(کنز العمال)

(ترجمہ) بندے سے جس چیز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت:

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"صلوٰة الجماعة تفضل علی صلوٰة الرجل وحدہٗ بسبع و عشرین درجة" (ترمذی)

(ترجمہ) نماز باجماعت اکیلے آدمی کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔

ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ:

کشتی نوح میں حضور فرماتے ہیں:۔

"سو اپنی پنجوقتہ نماز کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو ..... جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

ارشاد حضرت فضل عمر:

فرمایا:۔

"اقامت صلوٰۃ سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔ یوں اقامت الصلوٰۃ کے یہ بھی معنے ہوتے ہیں کہ تمہارا صرف یہی فرض نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جز اوّل صفحہ ۱۰۶)

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ:

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۸۳ء مندرجہ الفضل مورخہ ۲۰ جون ۱۹۸۳ء میں جس اچھوتے رنگ میں نماز باجماعت کی تلقین فرمائی ہے وہ انصار کی بھرپور توجہ چاہتی ہے۔ فرمایا:۔

"ہمیں اپنے نظام میں لازماً یہ بات داخل کرنی پڑے گی کہ سارا نظام بیدار ہو کر وقتاً فوقتاً نمازوں کی طرف توجہ دلائے۔ ساری جماعت کو جھنجھوڑ دے اور بیدار کر دے اور اسے بتائے کہ نمازوں کے بغیر تم زندہ نہیں ہو اور نہ ہی زندہ رہ سکتے ہو..... ..... یہی وجہ ہے کہ میں نے آغاز ..... میں ہی آج سے تقریباً چھ ماہ پہلے تمام انجمنوں کو جن میں مرکزی انجمنیں بھی شامل تھیں اور ذیلی انجمنیں بھی شامل تھیں اکٹھا کر کے جو بنیادی ہدایت دی یہ تھی کہ نماز کی حفاظت جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ ہمارا اوّلین فرض ہے۔"

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں انصار بھائیوں کا فرض ہے کہ حلقہ وار نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور نماز باجماعت کی ہر ممکن حفاظت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے! (آمین)

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہدایات برائے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی (اطفال و ناصرات)

(۱) مقالہ صاف ستھرا اور خوشخط ہو۔
(۲) مقالہ دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا۔
(۳) مقالہ قائد صاحب یا ناظم صاحب اطفال کی تصدیق سے مرکز میں آنا چاہیئے۔
(۴) مقالہ مرکز میں پہنچانے کی آخری تاریخ یکم جولائی ہے۔

یاد رہے کہ یہ مقالہ جس کا عنوان "سیرۃ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ" ہے اس میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے اطفال و ناصرات کو بالترتیب ۲۰۰/- ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ اطفال و ناصرات شریک ہوں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ابّا جان کی یادیں

(عابدہ فوزیہ خان ۔ مغل پورہ لاہور)

آج ابا جان کو ہم سے بچھڑے ڈیڑھ سال کا عرصہ ہونے کو ہے مگر اس عرصہ میں مجھ میں اتنی ہمت پیدا نہ ہو سکی کہ ان کی شخصیت کا احاطہ لفظوں کے ذریعے کرتی اور ان کی ہستی کے لیئے بے جان الفاظ استعمال کرتی، ان کی زندگی کے بہت سے پہلو تھے مگر وہ الفاظ کے پیکر میں کب ڈھل سکتے ہیں جب کہ وہ پیکر ہی نہ رہا۔ ابا جان ضلع میانوالی کے پس ماندہ گاؤں موسیٰ خیل میں پیدا ہوئے نام محمد خان نیازی رکھا گیا۔ عیسیٰ خیل میں علم کی بصیرت رکھنے والے لوگ خال خال ہی تھے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کے دل میں علم کی شمع روشن کی، دوران تعلیم آپ نے ذکر حضرت اقدس سنا تو جذبہ ایمانی سے معمور ہو کر کبھی پیادہ اور کبھی کسی کے ساتھ سائیکل پر قادیان تک کا سفر بڑی خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ طے کیا تو اس دوران آپ کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ کے پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ آپ نے ۱۹۳۵ء میں حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ کے متبرک و مبارک ہاتھوں پر بیعت کی اور خوش خوش وطن واپس پہنچے۔ ہر ایک کو بڑے فخر سے بتاتے کہ میں احمدی ہوں آپ نے بہت کوشش کی کہ گھر والے اس روشنی سے فیض یاب ہو سکیں مگر یہ نور ان کے دلوں تک نہ پہنچ سکا۔ ہاں البتہ آپ نے گھر کے ماحول میں خاطر خواہ تبدیلیاں کیں مثلاً منتیں ماننا، پیری فقیری، قبروں پر چڑھاوے چڑھانا، جھاڑ پھونک کا اپنے گھر میں قطعی خاتمہ کر دیا۔ اس دور افتادہ گاؤں میں یہ بھی رواج تھا اور اب تک ہے کہ لڑکی والے جہیز تیار نہیں کرتے بلکہ تمام تر جہیز لڑکے والے شادی سے قبل لڑکی کو بنا کر دیتے ہیں اسی طرح وہاں بعض اوقات خاندانی نسب کی بناء پر عورتوں کی قیمتیں لگتیں۔ آپ نے ان تمام باتوں سے ہمیشہ بیزاری کا اظہار کیا۔ آپ کی طبیعت گاؤں سے اچاٹ ہو گئی تو آپ لاہور آ گئے یہاں آ کر بی اے کیا پھر فوج میں چلے گئے۔ عمر کا ابتدائی حصہ غیر ممالک میں گزارا۔ مثلاً برما، افریقہ، جاپان، مصر، سپین وغیرہ

مگر آپ کہتے مجھے سکون دیار حبیبؐ آ کر ملا، آپ بتاتے تھے کہ میری وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ میں نے وہاں کے ذرے ذرے کو چوما ہر مقدس مقام پہ جبیں جھکائی اتنی کہ میری پیشانی سرخ ہو گئی۔

ابا جان کہتے میرا دل کہتا تھا کاش ان کروڑوں اربوں ذروں میں سے مجھے ایک ایسا ذرہ مل جائے جو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا ہو بس اسی جذبہ اسی خیال سے جھک جھک جاتے آپ کے اندر اک عجیب سی تڑپ تھی یقین تھا پھر آپ مستقل پاکستان آ گئے۔ تمام بہنوں بھائیوں کی شادیاں کیں اور اپنے لیئے کچھ بھی نہ رکھا بلکہ اسی یقین کا اظہار کیا کہ خدا مسبب الاسباب ہے۔ آپ کے سامنے اگر کوئی یہ کہتا کہ "بس جی اللہ کا فضل ہے" تو اچھا نہ سمجھتے بلکہ کہتے کہ تم کسی اجنبی کو بھی مخاطب کرتے ہو تو نام کے ساتھ صاحب یا صاحبہ لگاتے ہو مگر خدا تعالیٰ کو اس طرح پکارتے ہو۔ اس خالق کو صرف اللہ نہ کہا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کہا کرو۔

طبیعت میں سادگی اور حد درجہ قناعت تھی میانہ روی کو شعار بنائے رکھا اور بالکل سادہ طرز زندگی اپنایا۔ لاہور میں ایک جگہ اپنا گھر منتخب کیا۔ اس گھر کو آباد کرنے کے لیئے خدا تعالیٰ نے آپ کو نیک و صالح شریک زندگی ملنے کی بشارت دی۔ یہ تقسیم پاک و ہند کا عہد تھا۔ اور قادیان سے ایک فیملی لاہور آ کر ٹھہری جو کہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مالیر کوٹلوی تھے۔ ان کی صاحبزادی سے ابا جان کی شادی ہو گئی۔

ابا جان کی طبیعت بے حد سادہ تھی ہم نے آپ کو کبھی وضع داری اختیار کرتے نہ دیکھا۔ تصنع بناوٹ سے مبرا دلکش شخصیت کے مالک تھے۔ اس حد تک صاف گو تھے کہ ہم لوگ متحیر ہو جاتے بعض لوگوں کو ابا جان کی سچائی میں تلخی کا عنصر ملتا مگر آپ کہتے بیٹا ہمیشہ صاف اور روشن ضمیر رہو اور لوگوں کے خوف کی جگہ خدا کے خوف کو دل میں جگہ دو، تم دیکھو گے اس کا کتنا عظیم الشان نتیجہ نکلتا ہے آپ کی طبیعت میں شفقت کا پہلو ہمیشہ غالب رہتا جب ہم چھوٹے تھے تو باقاعدہ سیر کروانے لے جاتے اور جب بڑے ہوئے تو باقاعدہ ہم سب کو پاس بلاتے۔ ملکی اور بین الاقوامی حالات پر تبادلہ خیالات کرتے۔ ابا جان بڑے خوش الحان تھے۔

ابا جان ہمیشہ وقت پر گھر آتے اور غیر ضروری طور پر باہر نہ جاتے اور کہتے دوستوں کی محفل سے بڑھ کر مجھے گھر سکون ملتا ہے۔ میرا گھر میری توجہ میرے وقت کا حقدار ہے میرے بچے ہی میرے دوست ہیں۔ ابا جان کا رویہ ہم سب سے سدا دوستانہ رہا ابا جان چونکہ شعر و شاعری سے بھی شغف رکھتے تھے اس لیئے کبھی کبھار محفل جمتی۔ ایک دن میں نے اپنی ایک غزل ابا جان کو سنائی۔ کہنے لگے "اچھی ہے" وزن ٹھیک کرو تخیل اچھا ہے مگر سنو بیٹا کلام حضرت اقدس پڑھا کرو تاکہ تمہارے اوپر بھی وہی رنگ غالب آئے خدا تعالیٰ کے پیار میں اور عشق میں ڈوب کر لکھا کرو تو یہ تمہاری خدمت دین ہو گی۔

ابا جان انتہائی غیر محسوس طریقے سے اصلاح فرماتے۔ خود بھی مطالعے کا ازحد شوق تھا۔ آپکی الماری میں بے شمار دینی و دیگر کتب موجود تھیں۔ ابا جان ہم سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ ہمارے لیئے ان کے چہرہ پہ سدا ملائمت رہتی اور بڑے نرم دل تھے۔ آپ کو جانوروں سے حد درجہ محبت تھی پرندوں کے لیئے دانے دنکے اور پانی کا انتظام ضرور کرتے۔ کہتے انسان تو پانی مانگ لیتا ہے یہ کس سے مانگیں۔ اور ہمیں بھی تلقین کرتے کہ رحم کرنا افضل ہے۔ ہر عید یا کسی تہوار پہ ہماری ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھتے اور بعض اوقات تو میرے عزیز از جان ابا جان خود ساتھ چل دیتے اور ہماری خوشی میں برابر شریک ہوتے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ابا جان ہمیں دیکھ دیکھ جیتے تھے تو غلط نہ ہو گا۔

اب پھر عید آ رہی ہے مگر نہ وہ شفیق ہستی ہے نہ دل میں وہ خوشی، دل غم سے خوگر ہوا جاتا ہے۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل آپ نے مجھے بلایا اور نہایت سنجیدگی سے کہا "بیٹا جیسا کہ تمہیں علم ہے میں رات کو خدا تعالیٰ کے آگے گڑگڑاتا ہوں تم سب کے لیئے دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتا ہوں اب مجھ پر کچھ دنوں سے یہ اشارہ مسلسل ہو رہا ہے کہ اب شاید میں اگلی عید تم سب کے ساتھ نہ منا سکوں"

ابا جان کے چہرے پر اس وقت مدہم سی اداسی تھی۔ میں نے کہا کیا واقعی ابا جان آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہے، کہنے لگے "بالکل" میں نے کہا اچھا ابا جان آپ خود بھی اپنے لیئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے گا میں بھی کروں گی اور حضور کو بھی آپ کی زندگی اور صحت کے متعلق دعا کے لیئے لکھوں گی۔ لیکن ہوا وہی جو خدائے قادر نے چاہا اور کچھ ہی عرصہ بعد میرے بے حد شفیق اور عظیم ابا جان اچانک بغیر کسی بیماری کے اپنے خدا تعالیٰ کے حضور اس کے بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

ہم سب خدا کی رضا پر راضی ہیں اور قارئین کرام سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ابا جان کے درجات کو بلند فرمائے اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ ۳ جولائی کو موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے۔ سپیشل کورس جس میں کپڑوں کی سلائی کٹائی۔ بنائی۔ ہاتھ کی کڑھائی، مشین کی کڑھائی نیز پینٹنگ کا شوق رکھنے والی طالبات نیز ڈپلومہ کرنے والی طالبات بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب صدر محلہ چھنیاں چھ سات روز سے بوجہ درد گردہ بیمار ہیں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ملک منیر احمد چھنیاں)

● خاکسار کے والد صاحب کی نظر بالکل بند ہو گئی ہے احباب جماعت سے والد صاحب کے لیئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جلد نظر بحال فرما دے آمین!

(مشتاق احمد ناصر۔ کوٹری سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبّر

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"تکبّر اور شرارت بُری بات ہے۔ ایک ذرا سی بات سے ستّر برس کے عمل ضائع جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالےٰ نے اس کا سارا ولی پنا چھین لیا۔ آخر وہ بہت ساشمگین ہوا اور کسی بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص۵۷)

انسداد مکھی مچھر مہم

ہر موسم کے مطابق جاری رہنی ضروری ہے

اکثر لوگوں کا خیال ہے۔ جیسا کہ تبادلۂ خیالات کے دوران معلوم ہوا ہے کہ شدّتِ گرمی کی وجہ سے انسداد مکھی مچھر مہم کی بردست ضرورت نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ شدّتِ گرمی کے باعث افزائش مکھی مچھر وقتی طور پر بند ہے۔

مگر جو ان مکھیاں اور مچھر اپنی طبعی عمر تک موجود رہتے ہیں اور موسم سازگار ہوتے ہی ان کی افزائش کثرت سے شروع ہو جاتی ہے۔ ان کی تلفی حسب پروگرام جاری رہنی ضروری ہے۔ مکھیاں گھروں میں ٹھنڈی جگہ موجود ہیں اور اپنی کارروائی (اسہال وغیرہ پھیلانے) کو شد و مد سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح مچھر بھی ملیریا پھیلا رہے ہیں۔ انسداد مکھی کی مہم انصار اللہ کے ذمہ ہے۔ اور انسداد مچھر کی مہم خدام الاحمدیہ کے ذمہ ہے۔ (ڈاکٹر عمر الدین سدھو)

(صدر کمیٹی انسداد مکھی مچھر مہم ربوہ)

ایک ضروری گزارش

خاکسار کا ارادہ ہے کہ والد محترم حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر مرحوم کے کچھ حالات زندگی اور ان کے منظوم کلام کا انتخاب شائع کروں۔ جن احباب کو ان کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوں وہ قلمبند کر کے خاکسار کو درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ اس کے علاوہ ان کی زندگی یا کلام کے بارے میں اپنے تاثرات بھی ارسال فرمائیں۔ بہت ممنون ہوں گا۔ جو حالات بیان کئے جائیں وہ ذاتی مشاہدات یا مستند روایت پر مبنی ہوں۔

(حبیب اللہ خان ساقی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۳۲/۴۶ دارالرحمت شرقی ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان

۱۳ جولائی ۱۹۸۴ء بروز جمعہ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان ہوگا (انشاء اللہ) پرچے عنقریب تمام مجالس کو ارسال کر دئے جائیں گے۔ ناصرات تیاری مکمل کر لیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

تحریکِ جدید کے وسعت پذیر کام کا تقاضہ

برائے توجہ امراء کرام و صدر صاحبان

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ کہ ہم اپنی انتہاء کو پہنچ گئے ہیں اتنی ہی جماعت کو توفیق ہے بالکل غلط بات ہے۔ ہمارے اندر اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ خدمت کی توفیق زیادہ ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس توفیق کے مقابل پر جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے وہ بھی تو ایک ایسا میدان ہے جو قربانیوں میں اضافے کے مزید تقاضے کرتا رہے گا

خدا کے فضل سے ساری دنیا میں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور ساری دنیا میں جماعت وسعت پذیر ہو رہی ہے۔ جماعت میں نئے آنے والوں کی تعداد کو ہی شامل کر دیا جائے تو اگلے سال نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔"

(وکیل المال اوّل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تارک نماز کو ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

- جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۴۲ء)
- جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آ جائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ (الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء)

(شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدا کے نزدیک پسندیدہ عمل

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ نماز جو وقت پر ادا کی گئی ہو۔" ابن مسعودؓ نے پوچھا اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا "اس کے بعد والدین کی اطاعت" ابن مسعودؓ نے پوچھا۔ اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے مجھ سے اسی قدر بیان فرمایا اگر میں آپؐ سے اور پوچھتا تو آپؐ اور زیادہ بیان فرماتے۔ (سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک جدید اور لجنات

۲۹ رمضان المبارک کو سو فیصد چندہ دہندگان تحریک جدید کی دعائیہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ امید ہے لجنات اس طرف توجہ دی رہی ہوں گی۔ اور کوشش کریں گی کہ ان کا چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا ہو جائے۔

۲۷ جون تک سو فیصد چندہ دہندگان کی فہرست دفتر وکیل المال اوّل میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں پانچ بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کے قیام کیلئے احباب کی ایمان افروز قربانی

پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر امریکہ میں سات بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کے قیام کے سلسلہ میں جو پیش رفت ہوئی ہے اس کی تازہ رپورٹ انعام الحق صاحب کوثر نے امریکہ سے بھجوائی ہے۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب انچارج مربی ۲۶ مئی کو تین روزہ دورہ پر فلاڈلفیا تشریف لے گئے۔ یہ امریکہ کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ آپ نے بیت الذکر اور مشن ہاؤسز کی تکمیل کے اخراجات کا تخمینہ کروانے کے بعد فیصلہ فرمایا کہ ایک ماہ کے اندر اندر عید الفطر سے پہلے بیت الذکر کی تکمیل ہو جائے۔ اس غرض کے لئے آپ نے اپنی طرف سے یکصد ڈالر کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا۔

شام کو ڈاکٹر میر مبارک احمد صاحب کے گھر پر ایک میٹنگ میں نیویارک کے مشن ہاؤس کی خرید کے لئے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقعہ پر جماعت کے مخلص دوست مکرم نذیر احمد صاحب ایاز صدر جماعت احمدیہ نیویارک، مکرم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب، مکرم ڈاکٹر شاہد صاحب اور مکرم عبد السلام صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔

نیویارک کے مشن ہاؤس کے لئے اٹھارہ مئی کو ایک نہایت خوبصورت بلڈنگ کا چار لاکھ ستاون ہزار ڈالرز تقریباً باسٹھ لاکھ روپے میں معاہدہ ہوا۔ اس ضمن میں احباب نے رات گئے تک نوے ہزار ڈالرز کے وعدہ جات کے وعدے پیش کئے۔ اگلے روز علی الصبح مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب نے محترم امیر صاحب کی تحریک میں دس ہزار ڈالرز کی فوری ادائیگی کا وعدہ فرمایا اور اس میں مزید اضافہ کا بھی وعدہ فرمایا۔

احباب اپنے ان تمام مخلص بھائیوں کے رزق اور اخلاص میں برکت کے لئے دعا کریں۔

۲۷ مئی کو قیام قدرت ثانیہ کے ضمن میں ہونے والے جلسہ کی محترم شیخ صاحب نے صدارت فرمائی اور ۴۵ منٹ تک ایمان افروز خطاب فرمایا۔

جلسہ کے بعد مکرم میر داؤد احمد صاحب نیشنل سیکرٹری جائداد نے بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کے قیام کے سلسلہ میں جو پیش رفت ہوئی اس کی تفصیل بیان فرمائی جو درج ذیل ہے۔

۱۔ نیارک شہر:۔ شہر کے اندر ایک خوبصورت بلڈنگ برائے مشن ہاؤس خرید لی گئی۔

۲۔ شکاگو:۔ مشن ہاؤس اور پانچ ایکڑ زمین۔

۳۔ ڈیٹرائٹ:۔ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے لئے سات ایکڑ زمین۔

۴۔ واشنگٹن:۔ چوالیس ایکڑ زمین برائے بیت الذکر و مشن ہاؤس۔

۵۔ لاس اینجلس:۔ چار ایکڑ زمین برائے بیت الذکر و مشن ہاؤس۔

۶۔ نیویارک:۔ ایک خوبصورت اور باموقعہ بلڈنگ کی خرید کے معاہدہ پر دستخط اور بیالیس ہزار ڈالرز کی ادائیگی۔

۷۔ فلاڈلفیا:۔ بیت الذکر کے حصہ کی تیاری اور تکمیل۔

چنانچہ اس موقع پر انتیس مردوں نے ۳۴،۲۰۰/- ڈالرز۔ بیس احمدی مستورات نے ۲۵۰۰/- ڈالرز اور اٹھارہ احمدی بچوں نے ۱۵۰۰/- ڈالرز کے وعدے لکھوائے۔ گویا اس موقعہ پر ۶۰۰/- ۴۲،۱ (ایک لاکھ بیالیس ہزار چھ صد ڈالرز کے وعدہ جات موصول ہوئے۔ احباب عاکرین اللہ تعالیٰ ہماری یہ عاجزانہ کوششیں قبول فرمائے۔ اور ان میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

(و۔ ت)

"ارشادات عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سُنے، اُس کی دلجوئی کرے، اُس کی بات کی عزّت کرے، کوئی چڑ کی بات مُنہ پر نہ لاوے کہ جس سے دُکھ پہنچے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵-۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیّک کہنا شروع کر دیا ہے

پیارے بچو! ہمارے پیارے اور جان سے بھی زیادہ عزیز آقا نے ہمیں دعاؤں کی تلقین کی ہے۔ ٹوپی پہننے کی نصیحت کی ہے، جھوٹ نہ بولنے اور کسی کو گالی نہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

کیا آپ نے عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ چھتری

میری ایک عدد کالی چھتری ۱۶-۶-۸۴ کی شام بہشتی مقبرہ میں رہ گئی ہے جس صاحب کو ملی ہو۔ وہ مجھے پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وزیر محمد۔ بنک گارڈ نیشنل بنک آف پاکستان)

الفضل کی اشاعت پندرہ۔ بیس ہزار تک پہنچائیے!

چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے

امام ہمام ایدہ اللہ نے "الفضل" کی اشاعت ۱۵-۲۰ ہزار تک بڑھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تمام عہدیداروں کو یہ ارشاد پورا کرنے کے لئے دن رات مستعد ہو جانا چاہیئے۔ اب چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے۔ تمام عہدیداران جماعت "الفضل" سے تعاون کریں۔ آپ کے تعاون سے ہی یہ مرحلہ سر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر سکیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

داخلہ شروع ہے!

الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔ کلاسز ۷ جولائی سے شروع ہوں گی۔ امتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ بس کارڈ بھی بنوا کر دیا جاتا ہے۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

مردانہ، زنانہ، بچگانہ دیدہ زیب ملبوسات کا معیاری مرکز

علی گارمنٹس

ہمارے ہاں بچوں کے دیدہ زیب خوشنما ڈیزائنوں میں

ARMOUR, FITRITE, LEVIS, WHITECAT

کے سوٹ دستیاب ہیں

نیز سندھی چادریں نت نئے ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں:۔

علی گارمنٹس

پروپرائٹر محمد اشفاق:۔ گولبازار۔ ربوہ